فہرست تالیفات

ترجمان مصلح الامتؒ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ

باب ۱۴

تالیفات

جامی صاحب نے بہت کچھ لکھا ہے، لیکن جیسا کہ معلوم ہے انھوں نے اپنی شخصیت کو حضرت مصلح الامتؒ کی شخصیت میں ضم کر دیا تھا، پس حضرت کی جتنی تالیفات ہیں وہ زیادہ تر جامی صاحب کے قلم کی کاوش ہیں، مضامین مولاناؒ کے، الفاظ مولانا کے، البتہ ضبط وتحریر اور تہذیب وترتیب جامی صاحب کی، اسی طرح حضرتؒ کی مجالس جنھیں یکجا کیا جائے تو کئی ضخیم جلدیں تیار ہوں گی، ان کی ترتیب وتدوین بھی زیادہ تر جامی صاحب ہی کا کارنامہ ہے، تاہم ان کی نسبت تصنیف جامی صاحب کی طرف نہیں کی جاسکتی، البتہ بعض کتابوں کا ترجمہ حضرت کے ایماء پر جامی صاحب نے کیا ہے، اور بعض کا حضرت کے وصال کے بعد اہل خانقاہ کے مشورے سے کیا ہے، ان کا اجمالی تعارف پیش ہے۔

(۱) ترصیع الجواہر المکیۃ:

یہ عربی زبان میں تصوف کی ایک بلند پایہ کتاب ہے، حضرت مصلح الامت کو الہ آباد میں ایک صاحب علم کا بیش قیمت کتب خانہ قیمتاً دستیاب ہوگیا تھا، اس میں یہ کتاب تھی، حضرت نے دیکھا تو بہت پسند آئی، آپ نے جامی صاحب کو اس کے ترجمہ پر مامور فرمادیا، جامی صاحب نے حضرت کی حیات ہی میں اس کا ترجمہ مکمل کرکے حضرت کو دکھالیا تھا، وہ قسط وار ''معرفت حق'' میں شائع ہوتا رہا، پھر کتابی صورت میں

شائع ہوا۔اس کے خاتمہ پر جامی صاحب لکھتے ہیں:

''الحمدللہ کہ اس شمارہ پر''ترصیع الجواہر المکیۃ'' کے ترجمہ کا جو سلسلہ کہ شمارہ :ا،جلد:ا سے شروع ہوا تھا وہ ختم ہوگیا۔راقم کتاب کے ترجمہ سے تو اوائل اکتوبر ۱۹۶۷ء ہی میں فارغ ہو چکا تھا، چنانچہ بقیہ تمام مسودات حضرت والا نوراللہ مرقدہ کے ملاحظہ سے گذار کر ۱۴/ یا ۱۵/اکتوبر کو یعنی وصال سے تقریباً ۴۰/یوم قبل دفتر معرفت حق کو بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔الحمدللہ اس پر مسرت ہے کہ حضرت والا کی یہ خواہش حضرت کے سامنے ہی پایۂ تکمیل کو پہونچ گئی۔

(۲)اسوۃ الصالحین:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی ایک مفید تالیف''آداب الصالحین'' ہے، یہ کتاب فارسی میں ہے۔دہلی کے مشہور عالم حضرت شاہ محمد اسحٰق صاحب محدث دہلوی کے شاگرد رشید مولانا نواب قطب الدین خان جنھوں نے مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ مظاہر حق کے نام سے کیا ہے،انھیں نے'' آداب الصالحین'' کا بھی اردو میں ترجمہ کیا ہے، یہ ترجمہ پرانی اردو میں ہے، جو اس وقت نامانوس اور متروک ہو چکی ہے،اس ترجمہ کا نام'' ہادی الناظرین'' ہے، حضرت مصلح الامت کو یہ کتاب بہت پسند تھی ، مولانا جامی صاحب نے موجودہ سلیس اردو کے قالب میں ڈھال کر پیش کیا ہے اور اس کا نام''اسوۃ الصالحین'' رکھا، یہ کتاب بہت مقبول ہوئی اور کئی بار شائع ہوئی ، اس کی تمہید میں جامی صاحب لکھتے ہیں:

'' کتاب ہذا میں چونکہ معیشت اور معاشرت کے آداب نیز مصاحبت اور مخالطت کے احکام کا بیان تھا،اس لئے ہمارے حضرت مصلح الامت نوراللہ مرقدہ کو بھی یہ رسالہ بہت پسند آیا،مجلس میں تھوڑا تھوڑا کر کے تقریباً سارا ہی رسالہ سنایا اور اس کے بعض مضامین کو تو تفصیل سے مکرر سہ کرر بیان فرماتے اور جو مقامات

اہم ہوتے ان پر حاشیہ میں نشان بنا دیتے تھے، اس کے متعلق متعدد بار راقم سے فرمایا کہ حضرت شیخ دہلوی کی یہ کتاب نہایت عمدہ ہے اور مجھے بہت پسند ہے، لیکن اردو اس کی پرانی ہے اب اس زمانہ میں زبان بدل جانے کی وجہ سے اس کا سمجھنا آسان نہیں ہے، اس لئے اتنی عمدہ کتاب کے استفادے سے لوگ محروم ہیں، میں اخلاق پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں اور لوگوں کو آدابِ دین سکھانا چاہتا ہوں تو اس کے لئے یہ ذخیرہ اچھا خاصا موجود ہے، ضرورت صرف اس کی ہے کہ زبان بدل دی جائے اور کتاب کی اشاعت کی جائے، اور اس کے مضامین لوگوں کو پہونچائے جائیں، لہٰذا اگر تم ہمت کرو تو یہ ایک کام ہو جائے، اور امید ہے کہ اس سے مسلمانوں کو بہت نفع پہونچے گا، مگر مشاغل کثیرہ نے اس وقت مہلت نہ دی کہ میں اس کام کو حضرت کے سامنے ہی انجام دیتا۔

اور کتاب کا تعارف خود جامی صاحب نے اس طرح کرایا ہے:

''رسالہ ''آداب الصالحین'' مولفہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فارسی زبان میں ایک نہایت ہی مفید اور اصلاحی رسالہ ہے، وجہ تالیف تو خود حضرت شیخ موصوف نے اپنے مقدمہ میں بیان فرمائی ہے، لیکن اس کے افادہ کو دیکھ کر حضرت شاہ محمد اسحٰق صاحب محدث دہلوی کے تلمیذ خاص مولانا نواب قطب الدین خاں صاحب سے ان کے کسی مخلص نے فرمائش کی کہ حضرت شیخ کا یہ رسالہ نہایت مفید اور نافع خاص وعام ہے، لہٰذا اگر اس کا ترجمہ اردو زبان میں بھی ہو جائے تو اس کا نفع عام ہو جائے، چنانچہ نواب صاحب موصوف نے اس وقت کی مروجہ زبان میں اس کا ترجمہ کیا، جس کا تاریخی نام ''ہادی الناظرین'' رکھا، اور جابجا (فائدہ) کا عنوان قائم کر کے اس میں بعض ضروری مسائل کا اضافہ بھی فرما دیا (چنانچہ میرے سامنے اس وقت یہی کتاب ہے)

(۳) ترغیب الفقراء والملوک الیٰ مافی کتاب سلک السلوک:

یہ فارسی رسالہ ''سلک السلوک'' کا ترجمہ ہے۔ یہ رسالہ شیخ ضیاء الدین نخشی کا تالیف کردہ ہے، اس میں تصوف کے جواہر پارے الگ الگ سلک کے عنوان سے تحریر کئے گئے ہیں، مسائل تصوف کو حضرت مولف نے اس خوبی کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ وہ اپنے رنگ میں بالکل منفرد ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اخبار الاخیار میں فرماتے ہیں:

> '''' سلک السلوک'' وہ کتاب ہے جو اپنی حلاوت اور رنگینی اور لطافت بیانی کے ساتھ ساتھ پُر تاثیر حکایات ونصائح اولیاء سے لبریز ہے، آپ کی اکثر کتب میں ایک طرز کے قطعات ہیں، سنا گیا ہے کہ ضیاء نخشی شیخ فریدالدینؒ کے مرید تھے، جو سلطان التارکین شیخ حمید الدین ناگوریؒ کے خلیفہ اور پوتے تھے، واللہ اعلم، آپ کی وفات ۷۵۱ھ میں ہوئی۔ (اخبار الاخیار، ترجمہ اردو، ص: ۲۲۵)
>
> (کتاب میں ناشر نے تحریر کیا ہے کہ حضرت ضیاء الدین نخشی، خواجہ فریدالدین گنج شکر علیہ الرحمہ کے خلیفہ تھے، یہ صحیح نہیں ہے، وہ دوسرے بزرگ ہیں جو حضرت خواجہ نظام الدین علیہ الرحمہ کے شیخ تھے)

جامی صاحب کو اس کتاب کا ایک پرانا نسخہ دستیاب ہو گیا تھا، انھوں نے اس کا مطالعہ کیا تو پسند آیا، حضرت قاری صاحب مدظلہ اور دوسرے احباب کے سامنے پیش کیا تو سب نے پسند کیا، چنانچہ اس کا ترجمہ سلیس اردو میں شروع کر دیا۔ اصل فارسی متن اور اس کا ترجمہ قسط وار وصیۃ العرفان میں شائع ہوتا رہا اور تکمیل کے بعد کتابی شکل میں شائع ہوا، جامی صاحب نے ترجمہ کے مقدمہ میں لکھا ہے:

> ''جس طرح ترصیع کا ایک قدیمی نسخہ حضرت اقدسؒ کو الہ آباد کی خریدی ہوئی کتابوں میں ملا تھا، اسی طرح سے حضرتؒ کے بعد ایک اور کتاب ''سلک السلوک'' مصنفہ حضرت مولانا ضیاء الدین نخشی بھی ملی، اولاً جب سرسری طور پر

اسے دیکھا تو اسی سے اندازہ ہوا کہ مضامین اس کے نہایت عمدہ ہیں، پھر غور سے دیکھا تو واقعی اسے سلک السلوک یعنی سلوک کے موتیوں کی لڑی ہی پایا۔۔۔۔۔
اس کے بعض مضامین حضرت مخدومی ومحترمی جناب قاری محمد مبین صاحب خلیفہ وجانشین حضرت مصلح الامت کو سنائے، حضرت قاری صاحب مدظلہ نے بھی بہت پسند فرمایا، اور فرمایا کہ یہ تو اس لائق ہے کہ ''معرفت حق'' میں اس کا ترجمہ شائع کیا جائے، اس قسم کے مضامین کی اشاعت حضرت والا کی عین مرضی تھی۔

لیکن مجھے خیال ہوا کہ کسی کتاب کا افادۂ تام اس وقت ہوتا ہے جب وہ حامل المتن بھی ہو، تا کہ ایک جانب اگر اہل علم اس کے اصل متن سے مستفید ہوں تو دوسری جانب عوام اس کے ترجمہ سے لطف اندوز ہوں، لہٰذا ایک کالم میں متن بھی ہوگا اور دوسرے کالم میں اس کا ترجمہ درج ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اس ترجمہ سے بھی عام مسلمانوں کو نفع بخشے جیسا کہ اس کے متن اور اصل سے خلق اللہ کو نفع پہونچا ہے، اور سب سے پہلے اس ہیچمدان مترجم (جامی) کو ان جواہر پاروں پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس ترجمہ کا نام بھی تجویز کر دیا جائے، چنانچہ اپنے اس ترجمہ کا نام ''ترغیب الفقراء والملوک'' رکھتا ہوں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

(۴) بیاض خاص:

حضرت اقدس نے خاص خاص مضامین کے لئے ایک بیاض بنائی تھی، جس میں حضرت والا اپنے ذوق وحال کے مطابق پسندیدہ علوم ومعارف کو نقل کر لیتے یا کرا لیتے، اس میں عربی، فارسی اور اُردو تینوں زبان کے مضامین ہوتے، مولانا جامی صاحب نے اس کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ معرفت حق میں شائع کیا، یہ دو جلدوں میں مکمل ہوئی ہے، علیحدہ کتابی شکل میں ابھی تک شائع نہیں ہوئی ہے، بے حد مفید اور

کارآمد ہے،اس کی تمہید میں جامی صاحب لکھتے ہیں:

''اس بیاض کی خصوصیت کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے،اس لئے کہ اس کے شرف وفضل کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ حضرت محی السنۃ مصلح الامت کی طرف منسوب ہے، ظاہر ہے کہ جب اس میں ایک مرشد عالم کے منتخب مضامین درج ہیں،تو پھراس کے نافع اور مفید ہونے میں کیا کلام ہوسکتا ہے، نیز اس کے مضامین کے انتخاب سے حضرت کے ذوق عام وحال کا بخوبی سراغ لگ سکتا ہے، جوان کے متعلقین کے لئے عموماً اوران کے مسترشدین اور تلامذہ کیلئے خصوصاً بیش بہادولت وگنجینہ ہے۔

اس سلسلہ میں ایک بات گوش گزار کرنا ضروری ہے، وہ یہ کہ خود حضرت والا اس کے مضامین کو کیف مااتفق (جیسے اتفاق ہوتا گیا) نقل فرماتے گئے ہیں، اب چونکہ اس کے جملہ مضامین ہمارے سامنے ہیں اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ تفسیر، حدیث، فقہ ہرایک عنوان کے تحت اس کے مناسب جومضامین ہیں وہ یکجا درج کردئے جائیں، نیز چونکہ اکثر حضرات اردوخواں ہیں اس لئے عربی فارسی عبارات کا ترجمہ بھی کردیا جائے تاکہ سب لوگ منتفع ہوں، مگر بعض عبارات ایسی بھی ہیں کہ باوجودترجمہ کے بھی عام لوگ نہیں سمجھ سکتے ان کا ترجمہ نہیں کیا جائے گا، بعینہ عبارت درج کردی جائے گی۔''

(۵)حالات مصلح الامت:

یہی کتاب جامی صاحب کی مستقل تالیف ہے اور جتنی دلچسپی سے اس کولکھا ہے، حضرتؒ کے بعد، حضرت کے علوم ومعارف کے علاوہ اور کسی چیز سے اتنی دلچسپی انھیں نہیں تھی، اور وجہ ظاہر ہے کہ جس ذات کی محبت ان کے رگ وریشہ میں اسی رچی بسی تھی جیسے پھولوں میں نم سحر، یہ کتاب اسی کا تذکرہ ہے۔ جب تک وہ شخصیت سامنے

رہی خود کو اس کے آگے فنا کیے رہے، اور جب وہ نظروں سے اوجھل ہوگئی تو اس کا ذکر ہی روح کی غذا اور دل کی دوا تھا، جامی صاحب حالات لکھتے تھے، پڑھتے تھے، سناتے تھے، سنا کر اطمینان محسوس کرتے تھے، حالات کا سلسلہ ''معرفت حق'' میں ''وصیۃ العرفان'' میں سالہا سال چلتا رہا، قسطوں پر قسطیں تیار ہوتی جارہی تھیں، لوگ ٹوکتے کہ سوانح کا یہ کون سا انداز ہے؟ جامی صاحب اس کا کچھ خیال نہ کرتے، وہ سوانح حیات کہاں لکھ رہے تھے، وہ تو اپنے محبوب شیخ کی یادوں میں، ان کی محبت میں ڈوبے ہوئے تھے، انھیں یادوں کے چراغ جلائے رکھنا چاہتے تھے، اسی محبت کو تازہ دم رکھنا چاہتے تھے، انھیں ادنیٰ ادنیٰ مناسبتوں سے طول طویل تذکروں کو چھیڑ دینے میں لطف آتا تھا، معمولی معمولی جزئیات تک کو بڑے لطف وحلاوت سے بیان کرتے، ان کی زندگی انھیں یادوں کے سہارے خوشگواری سے کٹتی جارہی تھی، انھوں نے حالات کے ضمن میں شیخ کی تعلیمات اور ملفوظات ومعارف کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کردیا ہے، یہ کتاب جہاں حضرت کے احوال وواقعات کا مستند ترین ذخیرہ ہے، وہیں حضرت کے طریقۂ اصلاح، اندازِ تربیت اور افکار وعلوم کا دائرۃ المعارف ہے۔ حضرت کے معاصر علماء سے جو آپ کے تعلقات تھے اور باہم جو خط وکتابت ہوئی، جو بجائے خود ایک زبردست علمی ذخیرہ ہے اس کی پوری تفصیل اس کتاب میں جمع کردی گئی ہے، ان مکاتیب میں نفیس علمی وروحانی مباحث وتحقیقات ہیں بالخصوص حضرت مصلح الامتؒ اور ان کے استاذ علامہ محمد ابراہیم بلیاوی علیہ الرحمہ جو حضرت سے مجاز بیعت ہوئے، ان دونوں بزرگوں کے مکاتیب علم وتحقیق کے گرانقدر جواہر پارے ہیں، یہ عظیم الشان ذخیرہ حالات مصلح الامت کے ذیل میں اکٹھا ہوگیا ہے، اس سوانح کو اشرف السوانح کا نمونہ سمجھنا چاہئے، وہاں خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب حضرت تھانویؒ کے عاشق زار تھے تو یہاں یہ حضرت مصلح الامتؒ کے جاں نثار تھے، خواجہ صاحبؒ بھی ذرا ذرا سی

مناسبت سے بات میں بات پیدا کرتے چلے جاتے ہیں تو جامی صاحب بھی انھیں کے نقش قدم پر قصۂ عشق دراز کرتے چلے جاتے ہیں، گویا سوانح کے باب میں بھی حضرت حکیم الامت کی جانشینی ہاتھ لگی۔

حالات مصلح الامت کا آغاز جون ۱۹۷۱ء سے ہوا، ممکن ہے کہ درمیان میں چند مہینوں کا کبھی کسی وجہ سے ناغہ ہوا ہو، ورنہ وہ تسلسل کے ساتھ چھپتے رہے، اور آخری قسط نومبر ۱۹۸۹ء میں لکھی گئی، گویا اٹھارہ سال سے زائد مدت تک یہ سلسلہ چلتا رہا، ہر ماہ کم از کم آٹھ صفحے شائع ہوتے تھے، میرے سامنے سوانح کے تمام صفحات نہیں ہیں، لیکن اتنا بالیقین ہے کہ مکمل کتاب کے تقریباً ۱۸؍سو صفحات ہیں جن کو اگر کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے تو چار ضخیم جلدیں ہوں گی۔

مولانا جامی صاحب کا یہ زبردست کارنامہ ہے، یہ سارا ذخیرہ ''معرفت حق'' اور ''وصیۃ العرفان'' کے شماروں میں موجود ہے، بلکہ اس کے کتابت شدہ فرمے بھی موجود ہیں، ان میں قدرے تصرف کر کے کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے تو حضرت مصلح الامت کے حالات، ان کی سیرت، ان کے مزاج، ان کی خصوصیات اور ان کی تعلیمات وہدایات کا ایک مکمل انسائیکلوپیڈیا لوگوں کے ہاتھوں میں ہوگا۔ حق تعالیٰ غیب سے اس کا انتظام فرما دیں۔ (الحمد للہ ''حالات مصلح الامت''۔۔۔ مکمل طبع ہو کر منظر عام پر آچکی ہے)

(۶) تنویر السالکین ترجمہ تنبیہ الغافلین:

فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ کی شہرۂ آفاق تالیف ''تنبیہ الغافلین'' ترغیب وترہیب کے موضوع پر ایک کامیاب کتاب ہے، حضرت مصلح الامت کی وفات کے بعد جامی صاحب حضرت قاری محمد مبین صاحب کی عدم موجودگی میں کبھی کبھی اس کتاب کو سامنے رکھ کر اس کا ترجمہ بیان کرتے تھے، اس کے مضامین کی تاثیر اور افادیت کے پیش نظر

خیال ہوا کہ اس کا سلیس ترجمہ وصیۃ العرفان میں قسط وار شائع کردیا جائے، چنانچہ اللہ کا نام لے کر جولائی ۱۹۸۲ء سے اس کی اشاعت قسط وار شروع کردی گئی، اور اس کا سلسلہ وفات کے بعد تک چلتا رہا، غالباً پوری کتاب کا ترجمہ نہ ہوسکا مگر جتنا ہو چکا ہے وہ خود ایک ضخیم جلد ہے، اس کا مقدمہ جامی صاحب نے بہت عمدہ تحریر فرمایا ہے جس کا لفظ لفظ شکر گزاری کا مرقع ہے، اور چونکہ کسی کتاب کی تمہید اور مقدمہ کی حیثیت سے یہ ہم مولانا کی آخری تحریر ہے اس لئے بہت موثر اور دل آویز ہے، جامی صاحب کی سیرت وطبیعت اس طرح جھلکتی ہے جیسے صاف وشفاف آبگینہ میں پانی۔ ناظرین اسے ضرور ملاحظہ فرمالیں، فرماتے ہیں:

"**الحمد للہ لاھلہ والصلوٰۃ لاھلھا، امابعد**: احقر مترجم عبدالرحمٰن جامی بن سراج الحق مچھلی شہری ثم الہ آبادی ناظرین با تمکین کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اگر تم میری نعمتوں کا شکر ادا کروگے تو میں تمہیں نعمتیں اور زیادہ دوں گا" **لئن شکرتم لازیدنکم**۔ اور یہ امر بھی مسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں ہم پر ہیں وہ بے حد و بے شمار ہیں **وإن تعدوا نعمة اللہ لا تحصوھا**، پس ایک عاصی وعاجز اور فانی انسان سے اللہ تعالیٰ کی غیر متناہی نعمتوں کا شکر ادا ہو تو کیونکر ہو؟

ایک کتاب میں اس مسئلہ کا یہ حل نظر سے گذرا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی حق تعالیٰ سے دریافت کیا تھا کہ اے رب! آدم علیہ السلام نے آپ کے ان سب احسانات کا شکر کیسے ادا کیا؟ جو آپ نے ان پر فرمائے اور اس فریضہ سے وہ کیونکر عہدہ برآ ہوسکے، مثلاً یہ کہ ان کو آپ نے اپنے دست مبارک سے بنایا، اپنی روح ان کے اندر پھونکی، انھیں اپنی جنت میں ٹھہرایا، اور تمام فرشتوں کو حکم فرمایا کہ وہ سب ان کا اکرام وتعظیم بصورت سجدہ کریں وغیرہ وغیرہ، ارشاد ہوا کہ

اے موسیٰ! آدم نے اس بات کا اعتراف کیا اور جان لیا کہ یہ سب انعامات جوان پر کئے گئے ہیں وہ سب میں نے ہی کئے ہیں، اوراس پر انھوں نے میری حمد کی، بس یہی ان کی جانب سے میری تمام نعمتوں کا شکر تھا۔

الحمد للہ اس روایت سے اللہ تعالیٰ کے شکر ادا کرنے کا طریقہ اور سلیقہ ہاتھ لگا چنانچہ میں بھی سب سے پہلے اپنے خالق و مالک کی حمد کرتا ہوں اور شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے انسان بنایا، اور انسانوں میں کافر بھی تھے اور مسلم بھی، پس دوسرا اس پر کہ اس نے مجھے مسلمان بنایا ؎

آدمیت دادۂ بعدم مسلماں کردہ ای
اے خدا قرباں شوم احسان براحساں کردہ ای

پھر اس پروردگار کا شکر اس پر کہ مسلمانوں میں سے اس نے مجھے اہلسنت والجماعت سے وابستہ فرمایا، اور اس کے بعد مزید کرم یہ کہ جماعت اہلسنت میں سے اس نے ہمیں شریعت ظاہرہ کی رو سے حنفی المسلک بنایا اور طریقت کی رو سے سلاسل اربعہ سے مستفیض فرماتے ہوئے خصوصی طور پر حضرات چشت اہل بہشت کے مسلک سے سیراب فرمایا، پھر ہند میں علمی فیض کے لئے خاندان ولی اللٰہی اور خوان قاسمی سے حصۂ وافر عطا فرمایا، فیض روحانی کے لئے خاندان امداد اللٰہی سے مستفید ہونا مقدر فرمایا، اور اس بحر سے نکلی ہوئی نہر اشرفی کو ہمارا مشرب ہونا تجویز فرمایا، چنانچہ حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے بعد ان کے کامل وصادق جانشین مرشدی ومولائی حضرت اقدس مصلح الامت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب فتحپوری ثم الہ آبادی سے تعلق کو ہمارے لئے باعث صد افتخار بنایا اور عرصۂ دراز تک ان کی غلامی میں رکھا، اور مزید عنایت یہ فرمائی کہ ان کے خوانِ نعمت سے باطنی اور روحانی غذا کھلا کر اس کی بھی توفیق بخشی

کہ جب کروں تو انھیں کی بات کروں، اور جب سنوں تو انھیں کی بات سنوں ۔

ماہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم الا حدیثِ یار کہ تکرار می کنیم

اورالحمدللہ اس باب میں راقم کو ایسا یکسو رکھا کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہ حضرت نور اللہ مرقدہ کے احسان فراموشی کا طعنہ ہمیں دے سکے، **وذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء** ، اس کو بھی عمل نہیں خدا کا فضل سمجھتا ہوں، شاید یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح الامت نور اللہ مرقدہ کے حالات وملفوظات کی اشاعت میں نمایاں حصہ اس ظلوم وجہول اور ہیچمداں کے نصیب میں رکھا۔

اس کے بعد مولانا نے اجمالاً ان کتابوں کا ذکر کیا ہے جن کا تعارف پہلے ہو چکا ہے، یہ تحریر جامی صاحب کی زندگی کا خوبصورت مرقع ہے، اور جس دعاء کی بار بار ابتداء میں بزرگوں سے درخواست کرتے تھے یہ اس کی قبولیت کا شکر و اعتراف ہے، ابتداء وہ تھی کہ دوڑ دوڑ کر بزرگوں کا دامن پکڑتے تھے کہ جماعت اہل حق سے وابستگی نصیب ہو، اور انتہا یہ کہ اس جماعت اہل حق کی وابستگی کا شکر ادا کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہونے کا سروسامان کر رہے ہیں۔ **وذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم**